THE BELIEVERS
Revealed at Mecca

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانِ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتَّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مومنون مکی ہے اور اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١

1. Successful indeed are the believers,

بیشک ایمان والے رستگار ہو گئے (۱)

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝٢

2. Who are humble in their prayers,

جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں (۲)

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝٣

3. And who shun vain conversation,

اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں (۳)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝٤

4. And who are payers of the poor-due;

اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں (۴)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝٥

5. And who guard their modesty—

اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (۵)

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝٦

6. Save from their wives or the (slaves) that their right hands possess, for then they are not blameworthy.

مگر اپنی بیویوں سے یا کنیزوں سے جو اُن کی ملک ہوتی ہیں کہ اُن سے مباشرت کرنے سے انہیں ملامت نہیں (۶)

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝٧

7. But whoso craveth beyond that, such are transgressors—

اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ حد سے نکل جانے والے ہیں (۷)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝٨

8. And who are shepherds of their pledge and their covenant,

اور جو امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں (۸)

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝٩

9. And who pay heed to their prayers.

اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں (۹)

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝١٠

10. These are the heirs,

یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں (۱۰)

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١١

11. Who will inherit Paradise. There they will abide.

(یعنی جو بہشت کی میراث حاصل کریں گے۔ اور) اُس میں ہمیشہ رہیں گے (۱۱)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝١٢

12. Verily We created man from a product of wet earth;

اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا ہے (۱۲)

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝١٣

13. Then placed him as a drop (of seed) in a safe lodging;

پھر اس کو ایک مضبوط (اور محفوظ) جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا (۱۳)

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۤ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝١٤

14. Then fashioned We the drop a clot, then fashioned We the clot a little lump, then fashioned We the little lump bones, then clothed the bones with flesh, and then produced it as another creation. So blessed be Allah, the Best of Creators!

پھر نطفے کا لوتھڑا بنایا۔ پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت (پوست) چڑھایا۔ پھر اس کو نئی صورت میں بنا دیا۔ تو خدا جو سب سے بہتر بنانے والا بڑا بابرکت ہے (۱۴)

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝١٥

15. Then lo! after that ye surely die.

پھر اس کے بعد تم مر جاتے ہو (۱۵)

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝١٦

16. Then lo! on the Day of Resurrection ye are raised (again).

پھر قیامت کے روز اُٹھا کھڑے کئے جاؤ گے (۱۶)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ

17. And We have created above you seven paths, and We are never unmindful of creation.

اور ہم نے تمہارے اُوپر (کی جانب) سات آسمان پیدا کئے

وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝١٧

اور ہم خلقت سے غافل نہیں ہیں (۱۷)

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ﴿١٨﴾

اور ہم ہی نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی نازل کیا۔ پھر اُس کو زمین میں ٹھیرا دیا اور ہم اُس کے نابود کر دینے پر بھی قادر ہیں ﴿١٨﴾

18. And We send down from the sky water in measure, and We give it lodging in the earth, and lo! We are able to withdraw it.

فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِ جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿١٩﴾

پھر ہم نے اُس سے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے۔ ان میں تمہارے لئے بہت سے میوے پیدا ہوتے ہیں اور اُن میں سے تم کھاتے ہو ﴿١٩﴾

19. Then We produce for you therewith gardens of date-palms and grapes, wherein is much fruit for you and whereof ye eat;

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ تَنبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ ﴿٢٠﴾

اور وہ درخت بھی (ہم ہی نے پیدا کیا) جو طورِ سینا میں پیدا ہوتا ہے (یعنی زیتون کا درخت) کھانے کیلئے روغن اور سالن لئے ہوئے اُگتا ہے ﴿٢٠﴾

20. And a tree that springeth forth from Mount Sinai that groweth oil and relish for the eaters.

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٢١﴾

اور تمہارے لئے چارپایوں میں بھی عبرت (اور نشانی) ہے کہ جو (گوبر اور لہو کے) پیٹوں میں ہے اس سے ہم تمہیں (دودھ) پلاتے ہیں۔ اور تمہارے لئے اُنمیں (اور بھی) بہت سے فائدے ہیں اور بعض کو تم کھاتے بھی ہو ﴿٢١﴾

21. And lo! in the cattle there is verily a lesson for you. We give you to drink of that which is in their bellies, and many uses have ye in them, and of them do ye eat;

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٢٢﴾

اور اُن پر اور کشتیوں پر تم سوار ہوتے ہو ﴿٢٢﴾

22. And on them and on the ship you are carried.

سورۃ المؤمنون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ مومنون بھی مکی سورتوں میں شمار کی گئی ہے اور اسی سابق مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے ایمان لانے والوں کے اوصاف کا تذکرہ فرماتے ہوئے شروع ہوتی ہے کہ جنہیں ایمان نصیب ہوا وہ فلاح پا گئے کامیاب ہو گئے فلاح کا ترجمہ اُردو میں تو کامیابی ہی ہے مگر عربی زبان کے اعتبار سے اس کا معنٰی بہت وسیع ہے۔ فلاح سے مکمل کامیابی مراد ہے۔ ہر کام میں ہر وقت اور ہر عالم میں۔ دنیا ہو دنیا کی تجارت۔ سیاست یا امورِ ذاتی ہر جگہ کامیاب موت کے لمحات ہوں یا برزخ کا عرصہ کامیاب۔ میدانِ حشر ہو یا آخرت کی زندگی کامیاب اور یہ کامیابی ایمان کا پھل ہے۔ رہا یہ سوال کہ دُنیا میں کون ہے جسے مصیبت سے گزرنا نہ پڑا ہو اور جس کی ہر خواہش پوری ہوئی ہو۔ انبیاءؑ اور صحابہؓ بھی تکالیف میں مبتلا رہے تو سمجھ لیا جائے کہ نبی ہو یا صحابی یا مومنِ کامل سب کی پسند اور طلب اللہ کی رضا اور

مومن کی پسند اور خواہش

اس کا قرب بن جاتا ہے۔ نبی تو ہوتا ہی کامل ہے۔ صحابی نبوت سے برکات و انوارات حاصل کر کے اور مومن

ان کی اتباع سے وہ عظیم طلب پیدا کر لیتا ہے اور ایسے لوگوں پر بظاہر جو مصیبت بھی آتی ہے وہ اللہ کی رضا و قرب کا سبب بن کر فلاح ہی بن جاتی ہے لہٰذا مومن کے لیے ہر حال میں کامیابی مقدر ہے آگے اوصاف بیان ہوتے ہیں کہ مومن کیسا ہوتا ہے۔ پہلا وصف کہ عبادت میں اسے خشوع حاصل ہوتا ہے خشوع قلب کا حال ہے جب قلب میں اللہ کا نام راسخ ہو جائے تو غیر اللہ کے خیال تک کے لیے گنجائش نہیں رہتی۔ بدن بھی سکون سے عبادت تب ہی کر سکتا ہے۔ دوسرا وصف یہ کہ عمر عزیز کا کوئی لمحہ ضائع نہیں کرتے اور لایعنی امور میں اُلجھنے سے بچتے ہیں۔ غیر ضروری کاموں سے دُور رہتے ہیں۔ تیسرا وصف یہ کہ زکوٰۃ یعنی پاکیزگی کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ بدنی اخلاقی اور مالی ہر طرح کی پاکیزگی کے لیے مسلسل محنت کرتے ہیں اور چوتھا وصف یہ کہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور شہوات میں سے غالب تر حال میں بھی اللہ کا حکم نہیں بھولتے اور صرف بیوی یا جائز لونڈی سے جن کے ساتھ جمع ہونے میں کوئی قباحت نہیں اپنی حاجت پوری کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں کسی بھی طرح سے شہوت پوری نہیں کرتے اور اپنی شرمگاہوں کو بچاتے ہیں۔ اس لیے کہ ان دو حلال راستوں کے علاوہ کسی بھی طرح سے شہوت پوری کرنے والے تو حد سے گزرنے والے ہوتے ہیں۔ اور مومن کا پانچواں وصف کہ یہ لوگ امانت دار اور وعدہ ایفا کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ امانت اور عہد، حقوق اللہ ہوں یا دنیا کی ذمہ داریاں اور حقوق العباد ان کو پورا کرنے میں اپنی پوری قوت پورے خلوص سے صرف کرتے ہیں اور اگلا وصف یہ کہ عبادات نہ صرف ادا کرتے ہیں بلکہ ان کی حفاظت کا حق ادا کرتے ہیں یعنی پورے اہتمام کے ساتھ اور پورے لوازمات کے ساتھ فرض، واجب، سنّت اور مستحب تک کا خیال رکھتے ہیں نیز دوسروں تک بھی پہنچاتے ہیں اور انہیں تبلیغ و تعلیم کر کے عبادات کی حفاظت کرتے ہیں۔ جنت تو ایسے لوگوں کی میراث ہے یعنی انہیں اس کا ملنا اس قدر یقینی جس قدر وارث کو میراث کا پہنچنا یقینی ہوتا ہے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

ہر بننے والی شے کا ایک انجام اور نتیجہ ہوتا ہے۔ کوئی بھی شے بے مقصد نہیں بنائی جاتی تو پھر اگر یہ دارِ آخرت حساب کتاب اور جزا و سزا پہ انہیں یقین نہیں آتا تو کیا انسان کی حیات کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ بس پیدا ہوئے زندگی گذاری اور مر گئے جو کسی سے بن سکا اچھا یا بُرا کر گذرا اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اس کا جواب ارشاد ہوتا ہے ذرا انسانی تعمیر تو دیکھو کہ کارگاہ حیات کا سارا نظام سورج چاند ستارے بادل اور آسمان زمین پانی،

ہوائیں اور اللہ کے بے شمار فرشتے اس کام پر لگے ہیں۔

تخلیق انسانی اور اسلام نیز سائنس کی تحقیق

یہ سارا نظام چلتا ہے تو مٹی سے وہ جوہر اور خلاصہ حاصل ہوتا ہے جس سے انسانی وجود کی تعمیر مقصود ہوتی ہے اور ہر ذرہ کسی وجود کا مقدر ہوتا ہے جیسے مٹی سے مختلف اجناس پھلوں غذاؤں، دواؤں کی صورت ایک لمبے طریقِ کار سے گذار کر اس وجود تک پہنچایا جاتا ہے جس سے آگے کسی انسان کو پیدا ہونا ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو دستِ قدرت نے بنا کر یہ نظام ترتیب دے دیا کہ اس کے بعد ساری اولادِ آدم ایسے ہی بن رہی ہے اور اے مخاطب ذرا غور کر کہ کتنا بڑا نظام مٹی کو غذا بنانے کے لیے سرگرم عمل ہے پھر وہ غذا باپ اور ماں دو میں الگ الگ جمع ہو رہی ہے۔ غذا وہ کھاتے ہیں مگر نظامِ قدرت ان تک وہ اجزا پہنچاتا ہے جو ان کے وجود کا مقدر ہیں اور ساتھ وہ بھی جن سے اولاد پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے یہ دوسرے جا کر نطفہ بن کر محفوظ ہو جاتے ہیں۔ پھر اپنے مقررہ وقت پر وہ نطفہ رحمِ مادر میں اپنی جگہ پاتا ہے پھر قدرت جمے ہوئے خون کے لوتھڑے میں تبدیل کر دیتی ہے پھر اس سے گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے پھر اسی میں ہڈیاں بنتی ہیں اور ہر جوڑ اپنی جگہ پر آتا ہے۔ پھر وہ گوشت ان ہڈیوں پر چڑھا دیا جاتا ہے کہ انسانی وجود مکمل ہو جاتا ہے پھر اسے ایک نئی صورت حیات عطا کر کے ایک نئی قسم کی مخلوق بنا دیا جاتا ہے یعنی اس میں روح پھونک کر اسے انسان کی صورت میں پیدا کر دیتا ہے۔ روح دو قسم کی ہے ایک روح حیوانی جو اعضاءِ انسانی کی تخلیق اور دورانِ خون کے اجزا سے لطیف بخارات کی صورت رگوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اسے اطباء اور فلاسفر روح کہتے ہیں مگر حقیقی روحِ انسانی کا تعلق عالمِ بالا سے ہے اور عالمِ ارواح سے لا کر اللہ کریم اپنی قدرت کاملہ سے وجودِ انسانی میں بسا دیتے ہیں اور روحِ حیوانی سے اس کا تعلق قائم کر دیتے ہیں۔ وہ کیا ہے یہ جاننا عقلِ انسانی کی رسائی سے بالاتر ہے۔ ہاں یہ حق ہے کہ اس کی تخلیق ابدان کی تخلیق سے بہت پہلے ہے ازل میں اسی پر سوال ہوا تھا "الست بربکم" یہی انسانی حیات کا سبب ہے اور اس کا ہی یہ تعلق جو باعثِ حیات ہے ختم ہو کر موت کہلاتا ہے۔ ذرا اس تمام عمل پر غور کرو اور دیکھو کہ اللہ کس قدر بہترین و حسین، کامل و قادر اور سارے بنانے والوں سے اعلیٰ و افضل خالق اور پیدا کرنے والا ہے اگرچہ خالق حقیقی صرف اللہ ہے جو کسی شے کا محتاج نہیں اور عدم سے وجود کو پیدا فرماتا ہے مگر لفظ خالق صنعت پر بھی

روح

خالق

استعمال ہوتا ہے اور انسانی ایجادات کو بھی تخلیق کہہ دیا جاتا ہے جبکہ ان کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی اشیاء کو مختلف انداز سے جوڑا تو ایک نئی شئے وجود میں آگئی۔ تخلیق باری میں اور انسانی تخلیق میں اتنا فاصلہ ہے کہ قدرتی طور پہ بننے والی ہر شے کبھی انسانی ہاتھ نہیں بنا سکتے وہ ویسے ہی قدرتی انداز میں بنتی ہے خواہ وہ گھاس کا ایک تنکا ہی ہو اور یہ قرآن کریم کا بہت بڑا معجزہ اور اس کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے کہ وجودِ انسانی کی تعمیر جو رحمِ مادر میں ہوتی ہے اسلام نے سائنس سے چودہ سو سال پہلے بیان کر دی اور سائنس ٹکریں مار مار کر اب یہاں پہنچی ہے کہ صرف ان حقائق کا اقرار کر سکے۔ سبحان اللہ العظیم۔ اب یہ عمل فضول تو نہیں ہو سکتا کہ اس کے بعد تم سب کو موت آنی ہے۔ موت دنیا کی زندگی کا خاتمہ تو ہے انسان کا خاتمہ نہیں کہ اس کے بعد تمہیں پھر سے زندہ کیا جائے گا اور روزِ قیامت اپنے اپنے کردار کے نتائج پاؤ گے۔

دیکھو عظمت الٰہی نے تمہارے اوپر سات آسمان بنا کر ان میں اسبابِ حیات محرک بسا دیئے اور زندگی کے رستے بنا دیئے کہ آسمان حیاتِ دنیا کے لیے حکومتی مراکز ہیں اور ملائکہ وہیں سے احکام حاصل کر کے حیاتِ دنیا کا نظام چلاتے ہیں۔ اعمالِ انسانی اور دعائیں بھی ادھر ہی کو جاتی ہیں۔ یہ سب نظام اس خاطر بنا کہ اللہ اپنی مخلوق سے اس کی ضروریات سے کبھی بے خبر تو نہیں دیکھو ہم نے کن بلندیوں سے پانی برسایا اس کے پیچھے کتنے عناصر کارفرما ہیں اور کتنی تبدیلیوں کے بعد وہ بارش کے قطرات کی صورت برستا ہے اور پھر کمالِ قدرت کہ قطرے بھی شمار کر کے برساتا ہے بے انداز نہیں برستے۔ جگہ بھی منتخب فرما کر وہاں برساتا ہے اور پھر ایسا قادر ہے کہ اسے زمین پر روک بھی دیتا ہے۔ کبھی برف کی صورت کبھی جھیل بنا کر کہیں زیرِ زمین جمع کر کے چشمے رواں کر دیتا ہے اگر اللہ چاہتے کہ جیسے برسا تھا زمین پر رکے بغیر سب بہہ جاتا یا اللہ اس کو سرے سے ہی لے جائے تو قادر ہے مگر اپنے کرم سے تمہارے لیے اس کے سبب طرح طرح کے باغات اور پھول پھل اگا دیتا ہے۔ کھجور، انگور اور بے شمار دوسرے میوے جنہیں تم بہت شوق سے کھاتے ہو اور ایسے مبارک درخت اگا دیتا ہے جیسے وادیٔ سینا میں زیتون کہ اس کا پھل ایسے تیل سے بھرا ہوتا ہے جو بہترین سالن بھی ہے جسے ڈیڑھ ہزار برس قبل کتاب اللہ نے بہترین سالن

زیتون

کہا سائنس آج اسے دیسی گھی کا نعم البدل کہتی ہے کہ کلسٹرول اور روغنیات کی خون میں زیادتی کے مریض بھی کھایا کریں۔ یہ دیسی گھی سے زیادہ طاقت دیتا ہے اور خون میں سے ان مواد کو صاف کرتا اور

گھٹاتا ہے۔ تمہارے لیے تو ایک ایک پالتو جانور عظمتِ الٰہی اور احسانِ باری تعالیٰ کی بہت بڑی دلیل ہے کہ ان کے خون اور گوبر سے نکال کر بہترین دودھ تمہیں عطا فرماتا ہے پھر ان کا گوشت کھال بال اور ہڈیاں تک تمہارے کام آتی ہیں وہ تمہارا مالِ تجارت بھی بن جاتے ہیں اور سواری بھی اور انہوں نے تمہیں سواریاں بنانے اور بحری جہاز کا تصور دے کر کتنی خدمت کی ہے۔ پرندوں کو دیکھ کر ہوائی جہاز اور بحری جانوروں کو دیکھ کر بحری جہاز بنا لیے گئے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور ہم نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے اُن سے کہا کہ اے قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں؟ ﴿۲۳﴾

23. And We verily sent Noah unto his folk, and he said: O my people! Serve Allah. Ye have no other god save Him. Will ye not ward off (evil)?

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾

تو اُن کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو تم ہی جیسا آدمی ہے تم پر بڑائی حاصل کرنی چاہتا ہے۔ اور اگر خدا چاہتا تو فرشتے اتار دیتا۔ ہم نے اپنے اگلے باپ دادا میں تو یہ بات کبھی سُنی نہیں ﴿۲۴﴾

24. But the chieftains of his folk, who disbelieved, said: This is only a mortal like you who would make himself superior to you. Had Allah willed, He surely could have sent down angels. We heard not of this in the case of our fathers of old.

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾

اِس آدمی کو تو دیوانگی (کا عارضہ) ہے۔ تو اس کے بارے میں کچھ مدت انتظار کرو ﴿۲۵﴾

25. He is only a man in whom is a madness, so watch him for a while.

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾

(نوح نے) کہا کہ پروردگار انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو میری مدد کر ﴿۲۶﴾

26. He said: My Lord! Help me because they deny me.

فَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾

پس ہم نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے ایک کشتی بناؤ۔ پھر جب ہمارا حکم آ پہنچے اور تنور (پانی سے بھر کر) جوش مارنے لگے تو سب قسم کے حیوانات میں سے جوڑا جوڑا (یعنی نر اور مادہ) دو دو کشتی میں بٹھا لو اور اپنے گھر والوں کو بھی۔ سوا ان کے جنکی نسبت اُن میں سے (ہلاک ہونیکا حکم پہلے (صادر) ہو چکا ہے) اور ظالموں کے بارے میں ہم سے کچھ نہ کہنا۔ وہ ضرور ڈبو دیئے جائینگے ﴿۲۷﴾

27. Then We inspired in him, saying: Make the ship under Our eyes and Our inspiration. Then, when Our command cometh and the oven gusheth water, introduce therein of every (kind) two spouses, and thy household save him thereof against whom the Word hath already gone forth. And plead not with Me on behalf of those who have done wrong. Lo! they will be drowned.

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾

اور جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں بیٹھ جاؤ تو خدا کا شکر کرنا اور کہنا کہ سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے ہم کو ظالم لوگوں سے نجات بخشی ﴿۲۸﴾

28. And when thou art on board the ship, thou and whoso is with thee, then say: Praise be to Allah Who hath saved us from the wrongdoing folk!

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور (یہ بھی) دعا کرنا کہ اے پروردگار ہم کو مبارک جگہ اتاریو اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے ﴿۲۹﴾

29. And say: My Lord! Cause me to land at a blessed landing-place, for Thou art best of all who bring to land.

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾

بیشک اس (قصے) میں نشانیاں ہیں اور ہمیں تو آزمائش کرنی تھی ﴿۳۰﴾

30. Lo! herein verily are portents, for lo! We are ever putting (mankind) to the test.

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾

پھر ان کے بعد ہم نے ایک اور جماعت پیدا کی ﴿۳۱﴾

31. Then, after them, We brought forth another generation;

فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾

اور انہی میں سے ان میں ایک پیغمبر بھیجا (جس نے ان سے کہا) کہ خدا ہی کی عبادت کرو کہ اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ﴿٣٢﴾

32. And We sent among them a messenger of their own, saying: Serve Allah. Ye have no other god save Him. Will ye not ward off (evil)?

اسرار و معارف

ان روشن دلائل کے باوجود انسان کی بدنصیبی دیکھو کہ ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم میں مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے گمراہی سے توبہ کر کے اللہ واحد ولاشریک کی عبادت کی طرف بلایا اور دلائل سے سمجھایا کہ اے قوم اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں لہٰذا غیر اللہ کی عبادت چھوڑ دو اور اللہ سے رشتہ استوار کرو مگر ان کی قوم کے کافر سردار کہنے لگے بھلا یہ کیسا نبی ہے لوگو تم سب کی طرح یہ بھی تو اوصافِ بشریت ہی سے متصف ہے بس یہ مذہب کا سہارا لے کر تم پر سیاسی غلبہ چاہتا ہے اور حکومت حاصل کرنا چاہتا ہے اگر اللہ کو پیغام دے کر بھیجنا ہوتا تو کسی فرشتے کو بھیجا ہوتا۔ یہ انسانوں ہی کا انسانوں کو اللہ کا پیغام پہنچانا کیسا؟ یہ تو ہم نے کبھی آباء و اجداد سے بھی نہیں سُنا۔ یعنی ایسا کبھی نہیں ہوا شاید یہ شخص کوئی پاگل ہے جو اس بہانے حکومت کے خواب دیکھ رہا ہے خیر اسے بھی چند روز برداشت کر لو یعنی آخر مر کھپ جائے گا گویا مطلق منہ موڑ لیا حتیٰ کہ بات سننے کے روادار بھی نہ رہے تو انہوں نے دعا کی بارے الٰہا اب ان سے تصدیق کی امید نہیں اب تو ہی میری مدد فرما تو انہیں کشتی بنانے کا حکم دیا اور فرمایا ہماری ہدایات کے مطابق ہمارے روبرو یعنی جیسے جیسے بتایا جائے ایک بحری سفینہ

صنعت جہاز سازی

بنائیں اور جب عذاب الٰہی آنے لگے جو پانی کی صورت میں ان سب کے غرق کا سبب بن جائے گا۔ تنور میں سے پانی کا فوارہ چھوٹ نکلے گا یعنی یہ نشانی ہو گی تو تمام جانوروں کا جوڑا جوڑا اور اپنے تمام متبعین کو اس میں سوار کر لیجئے اور اب اس کے بعد کفار کے لیے مجھ سے نہ کہیے گا کہ اب ان سب کو غرق کر دیا جائے گا اور جب طوفان آئے اور آپ سب کشتی پر اللہ کی حفاظت میں ہوں گے تو ان الفاظ میں شکر ادا کیجئے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ان ظالموں سے بچایا نیز دعا کیجئے

اللہ کی نعمتوں پر شکر مزید نعمتوں کے مانگنے کا سلیقہ بھی ہے

کہ اے رب کسی خوبصورت اور بابرکت زمین پہ اتار کہ تو ہی بہترین منازل تک پہنچانے والا ہے۔ اس واقعہ میں اعمال پر ظاہر ہونے والے نتائج کس قدر سامنے ہیں اور یہ یقین کر لو اللہ سب کے اعمال کا حساب لینے والے ہیں

پھر اس بربادی کے بعد ہم نے معمورۂ عالم کو نئی اقوام سے آباد کر دیا یعنی عاد و ثمود وغیرہ اور انسان پھر غافل ہو گیا حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام ان میں پھر مبعوث فرمائے گئے جنہوں نے اللہ سے رشتہ استوار کرنے کی دعوت دی۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾

تو اُن کی قوم کے سردار جو کافر تھے اور آخرت کے آنے کو جھوٹ سمجھتے تھے اور دنیا کی زندگی میں ہم نے ان کو آسودگی دے رکھی تھی کہنے لگے کہ یہ تو تم ہی جیسا آدمی ہے جس قسم کا کھانا تم کھاتے ہو اسی طرح کا یہ بھی کھاتا ہے اور جو (پانی) تم پیتے ہو اسی قسم کا یہ بھی پیتا ہے ﴿۳۳﴾

33. And the chieftains of his folk, who disbelieved and denied the meeting of the Hereafter, and whom We had made soft in the life of the world, said: This is only a mortal like you, who eateth of that whereof ye eat and drinketh of that ye drink.

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے آدمی کا کہا مان لیا تو گھاٹے میں پڑ گئے ﴿۳۴﴾

34. If ye were to obey a mortal like yourselves, ye surely would be losers.

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾

کیا یہ تم سے یہ کہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی ہو جاؤ گے اور (استخوان (کے سوا کچھ نہ رہیگا) تو تم (زمین سے) نکالے جاؤ گے ﴿۳۵﴾

35. Doth he promise you that you, when ye are dead and have become dust and bones, will (again) be brought forth?

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾

جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (بہت) بعید اور (بہت) بعید ﴿۳۶﴾

36. Begone, begone, with that which ye are promised!

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾

زندگی تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے کہ (اسی میں) ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہم پھر نہیں اٹھائے جائیں گے ﴿۳۷﴾

37. There is naught but our life of the world: we die and we live, and we shall not be raised (again).

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾

یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے خدا پر جھوٹ افترا کیا ہے اور ہم اس کو ماننے والے نہیں ﴿۳۸﴾

38. He is only a man who hath invented a lie about Allah. We are not going to put faith in him.

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾

پیغمبر نے کہا کہ اے پروردگار انہوں نے مجھے جھوٹا سمجھا ہے تو میری مدد کر ﴿۳۹﴾

39. He said: My Lord! Help me because they deny me.

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

فرمایا کہ یہ تھوڑے ہی عرصے میں پشیمان ہو کر رہ جائینگے ﴿۴۰﴾

40. He said: In a little while they surely will become repentant.

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

تو اُن کو (وعدۂ برحق کے مطابق) زور کی آواز نے آپکڑا تو ہم نے اُن کو کوڑا کرکٹ کر ڈالا پس ظالم لوگوں پر لعنت ہے ﴿۴۱﴾

41. So the (Awful) Cry overtook them rightfully, and We made them like as wreckage (that a torrent hurleth). A far removal for wrongdoing folk!

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾

پھر اُن کے بعد ہم نے اور جماعتیں پیدا کیں ﴿۴۲﴾

42. Then after them We brought forth other generations.

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

کوئی جماعت اپنے وقت سے نہ آگے جا سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے ﴿۴۳﴾

43. No nation can outstrip its term, nor yet postpone it.

44 Then We sent our messengers one after another. Whenever its messenger came unto a nation they denied him; so We caused them to follow one another (to disaster) and We made them by-words. A far removal for folk who believe not !

45. Then We sent Moses and his brother Aaron with Our tokens and a clear warrant,

46. Unto Pharaoh and his chiefs, but they scorned (them) and they were despotic folk.

47. And they said: Shall we put faith in two mortals like ourselves, and whose folk are servile unto us?

48. So they denied them, and became of those who were destroyed.

49. And We verily gave Moses the Scripture, that haply they might go aright.

50. And We made the son of Mary and his mother a portent, and We gave them refuge on a height, a place of flocks and water-springs.

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّمَا جَاءَ
أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم
بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا
لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٤٤﴾
ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ ۙ
بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٤٥﴾
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا
قَوْمًا عَالِينَ ﴿٤٦﴾
فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا
لَنَا عَابِدُونَ ﴿٤٧﴾
فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٤٨﴾
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ
يَهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾
وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿٥٠﴾

پھر ہم پے در پے اپنے پیغمبر بھیجتے رہے جب کسی اُمت کے پاس
اُس کا پیغمبر آتا تھا تو وہ اُسے جھٹلا دیتے تھے۔ تو ہم بھی بعض کو
بعض کے پیچھے (ہلاک کرتے اور اُن پر عذاب) لاتے رہے اور اُنکے
افسانے بناتے رہے پس جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن پر لعنت ﴿۴۴﴾
پھر ہم نے موسیٰ اور اُن کے بھائی ہارُون کو اپنی نشانیاں
اور دلیل ظاہر دے کر بھیجا ﴿۴۵﴾
(یعنی) فرعون اور اُسکی جماعت کی طرف۔ تو انہوں نے تکبر کیا
اور وہ سرکش لوگ تھے ﴿۴۶﴾
کہنے لگے کہ کیا ہم اُن اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان
لے آئیں اور اُن کی قوم کے لوگ ہمارے خدمتگار ہیں ﴿۴۷﴾
تو اُن لوگوں نے اُنکی تکذیب کی سو آخر ہلاک کر دیئے گئے ﴿۴۸﴾
اور ہم نے مُوسیٰ کو کتاب دی تھی تاکہ وہ لوگ ہدایت
پائیں ﴿۴۹﴾
اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور اُنکی ماں کو (اپنی نشانی بنایا تھا) اور اُنکو ایک اونچی جگہ پر
جو رہنے کے لائق تھی اور جہاں ٹھہرا ہوا پانی جاری تھا پناہ دی تھی ﴿۵۰﴾

اسرار و معارف

تو ان میں سے بھی سردارانِ قوم جن پر اللہ کے احسانات دوسروں کی نسبت زیادہ تھے اور جو دُنیا میں بہت مزے سے تھے حتّٰی کہ اپنی عیش میں آخرت کو یوں بھُولے کہ اس کا انکار کر دیا۔ کہنے لگے یار یہ بھی تو ایک بندہ بشر ہی ہے ویسے ہی زندگی کی ضروریات اس کی ہیں جیسے کسی دوسرے بشر کی کھاتا پیتا ہے۔ اب بھلا تم اپنے جیسے بندے کی

بندہ اور اللہ کا بندہ

اطاعت کرو گے یہ تو بڑی گھاٹے کی بات ہے یعنی بندے کو انہوں نے اوصافِ بشریت سے پرکھا حالانکہ یہ تو سب میں یکساں ہوتی ہیں۔ بندے کی پرکھ تو اس کی وفا ہے کہ وہ کس سے وابستہ اور کس کا بندہ ہے۔ خواہشات کا، دُنیا کا یا اللہ کا بندہ کہ اللہ کی طرف سے عنایات

سب پر ہیں۔ دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ بندے نے کس کی غلامی اپنائی ہے۔ اگر بندہ اللہ کا بندہ ہے تو اس کی بات ماننا بھلا بندے کی بات کیسے ہوئی وہ تو بات ہی اللہ کی ہے کہ وہ اپنی تو نہ کہے گا اللہ کی بات ہی کہے گا اور انبیاءؑ سے بڑھ کر کون اللہ کا بندہ ہو گا۔ چونکہ وہ خود تو آخرت کے یقین سے خالی تھے ہی دوسروں سے بھی کہنے لگے بھلا یہ تم سے عجیب بات نہیں کہتا کہ جب تم مر جاؤ گے اور تمہارے وجود گل سڑ جائیں گے ہڈیاں بکھر کر گوشت پوست مٹی ہو جائے گا تو تمہیں دوبارہ زندہ ہونا پڑے گا۔ بھلا یہ تو ہو ہی نہیں سکتا یہ ناممکن بات ہے بس میاں یہی دُنیا کی زندگی ہی سب کچھ ہے اور یہ مرنا جینا سب سامنے ہے جو مر کر خاک ہوئے وہ نہ جی سکیں گے اور یہ سب کچھ انہیں اپنی دانست میں

عذاب و ثواب قبر اور حیات برزخ کا انکار

بھی اسی انکار ہی کا ایک حصّہ ہے

ناممکن نظر آتا تھا۔ لطف یہ کہ اللہ کو بھی اپنے انداز سے مانتے ضرور تھے جب ہی تو کہنے لگے یہ شخص جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یہ تو اللہ پر جھوٹ باندھ رہا ہے۔ بھلا ہم اس کی بات کیوں مانیں گے ہم ہرگز نہ مانیں گے حالانکہ اپنی پیدائش ان کے بھی تو سامنے تھی جو قدرتِ باری کی کس قدر مضبوط دلیل تھی۔ یہی حال دورِ حاضر کے ان انکار کرنے والوں کا ہے کہ جو عذاب و ثوابِ قبر اور حیاتِ برزخ کا انکار کرتے ہیں اور اللہ پہ ایمان بھی رکھتے ہیں مگر مشکل یہ نظر آتا ہے کہ کوئی جل گیا کوئی ڈوب مرا کسی کو درندے کھا گئے تو بندے کو برزخ میں عذاب و ثواب تو ممکن نہیں لگتا اور جب عذاب و ثواب برزخ اور قبر کا کتاب اللہ اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث ماننا ہی پڑا تو ایک اور ٹھوکر کھائی کہ برزخ میں ایک نیا وجود جسے وجودِ مثالی کہتے ہیں روح کو عطا ہو کر عذاب و ثواب پائے گا۔ واہ کیا بات ہے۔ بھلا جو وجود نہ دنیا میں آیا نہ اسے حکم ملا نہ اس کی طرف رسول آیا نہ اس نے کفر کیا نہ اطاعت تو اُسے عذاب و ثواب کس بات کا۔ حق یہ ہے بدن کتنی شکلیں تبدیل کرے مادی ذرات ہی کی صورت میں رہتا ہے۔ اور روحِ انسانی کا تعلق حیاتِ دنیا کا ختم ہونا ہے کلی طور پر ختم نہیں ہوتا لہٰذا جب برزخ میں روح کو عذاب یا ثواب پہنچے تو بدن اپنا حصّہ پاتا ہے۔ بدن کا ہر ذرہ جہاں بھی ہو جس حال میں بھی ہو کافر ہو یا مشرک ہر حال آگ سے حصّہ پاتا ہے جیسے آلِ فرعون کہ ارشاد ہوتا ہے غرق ہوئے اور آگ میں داخل ہو گئے یا ان کو صبح و شام آگ پہ سینکا جاتا ہے تو یہ صرف روحیں غرق نہ ہوئی تھیں انسان روح اور بدن سمیت تھے۔ مومن کی روح کا رشتہ بدن

سے مضبوط اور شہید کا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے وہ مرا ہی نہیں اور زندہ ہے اور اس پر کتاب و سنّت کے دلائل کے ساتھ مشاہدات و تجربات بھی درجہ تواتر کو پہنچے ہیں اور پھر انبیاءؑ کی ارواح کا مسکن بھلا ان کے ابدان سے اعلیٰ کہاں ہوگا ہاں حیاتِ دُنیا کا وقت ختم ہو کر برزخ میں پہنچے تمام احکام برزخ ہی کے ہوں گے مگر ان کی حیات متغیر نہیں ہوتی ویسی ہی رہتی ہے اور اسی حالت کو حیات النبی کہا جاتا ہے۔

چنانچہ انبیاءؑ نے تھک کر اللہ کو پکارا کہ اے رب اے ضرورتوں کو پورا کرنے والے اب تیری ہی مدد کی ضرورت ہے۔ ان کا انکار حد سے بڑھ چکا ہے تو ارشاد ہوا اب ان کے دن تھوڑے ہیں دیکھو گے کہ کسی رات کا کل انہیں دیکھنا نصیب نہ ہوگا اور انہیں سخت پچھتانا پڑے گا۔ سو ان پر بہت سخت چنگھاڑتا ہوا عذاب مسلط ہو گیا اور اس نے انہیں خس و خاشاک کی طرح سے کچل دیا۔ اللہ کی مار ہو کافروں پر اور ہمیشہ اس کے کرم سے دُور اور محروم ہو گئے۔

پھر ان کے بعد نئی اقوام سے دنیا آباد ہوتی جو اپنے اپنے انجام کو پہنچیں اور کوئی قوم بھی اللہ کریم کے مقرر کردہ وقت کو ٹال سکی نہ تبدیل کر سکی۔ سب کو دعوت دی گئی ہدایت کی طرف بلایا گیا اور پے بہ پے رسول بھیجے گئے جنھوں نے ایمان قبول کیا اپنی منزل پائی اور جن اقوام نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی اور اپنے جیسے بندوں کی اطاعت کر لی اور خود ہی بعض دوسروں کے راہنما بن گئے تو اللہ کریم نے بھی ان پر ایسی ایسی ہلاکت مسلط کی کہ زمانے میں صرف ان کے فسانے رہ گئے اور وہ اوراقِ ماضی کا قصّہ پارینہ بن گئے جیسے مشہور واقعہ جو ان لوگوں کے علم میں بھی ہے کہ فرعون اور اس کے اُمراء و متبعین کی طرف موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور انہیں علمی و عقلی دلائل عطا کئے، معجزات عطا فرمائے مگر آگے سے فرعونیوں نے اکڑ دکھائی کہ ان کے سروں میں اقتدار کا نشہ سمایا ہوا تھا تو کہنے لگے کیا اب ہم اپنے جیسے دو بندوں کے پیچھے چلیں گے جو حیثیت میں ہماری برابری کا بھی نہیں سوچ سکتے اور جن کی ساری قوم ہماری غلام ہے بھلا ان کی حیثیت کیا ہے چنانچہ انکار پر ڈٹ گئے اور تباہ و برباد ہو گئے ورنہ یقیناً موسیٰ علیہ السلام تو ان کے پاس اللہ کی کتاب لائے تھے کہ انہیں ہدایت نصیب ہو اور ایمان لا کر اللہ کی رضا حاصل کریں۔ ان کی بعثت کا مقصد فرعونیوں کی ہلاکت تو نہ تھا

عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو کس قدر بڑا معجزہ بخشا وہ بغیر والد کے پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ نے بغیر کسی مرد کو دیکھے اولاد حاصل کی جو نورِ نبوت سے مزّین تھی۔ پھر انھیں تمام مشکلات سے بچا کر ایک اُونچی زمین

پر جگہ دی جہاں بہترین رہائش اور صاف پانی تھا۔ ان کا پیدا ہونا کلام کرنا ہی بہت بڑا معجزہ تھا مگر اس کے علاوہ بھی بہت معجزات عطا ہوئے۔

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۵۱

اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل نیک کرو جو عمل تم کرتے ہو میں اُن سے واقف ہوں ۝۵۱

51. O ye messengers! Eat of the good things, and do right. Lo! I am Aware of what ye do.

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۡ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝۵۲

اور یہ تمہاری جماعت (حقیقت میں) ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو مجھ سے ڈرو ۝۵۲

52. And lo! this your religion is one religion and I am your Lord, so keep your duty unto Me.

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۳

پھر اُنہوں نے آپس میں اپنے کام کو متفرق کر کے جُدا جُدا کر دیا جو چیز جس فرقے کے پاس ہے وہ اس سے خوش ہو رہا ہے ۝۵۳

53. But they (mankind) have broken their religion among them into sects, each sect rejoicing in its tenets.

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۵۴

تو اُن کو ایک مدت تک ان کی غفلت ہی میں رہنے دو ۝۵۴

54. So leave them in their error till a time.

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝۵۵

کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو دنیا میں اُن کو مال اور بیٹوں سے مدد دیتے ہیں ۝۵۵

55. Think they that in the wealth and sons wherewith We provide them,

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۶

(تو اس سے) اُنکی بھلائی میں جلدی کر رہے ہیں (نہیں) بلکہ یہ سمجھتے ہی نہیں ۝۵۶

56. We hasten unto them with good things? Nay, but they perceive not.

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝۵۷

جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے ہیں ۝۵۷

57. Lo! those who go in awe for fear of their Lord,

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۸

اور جو اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں ۝۵۸

58. And those who believe in the revelations of their Lord,

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝۵۹

اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ شریک نہیں کرتے ۝۵۹

59. And those who ascribe not partners unto their Lord,

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝۶۰

اور جو دے سکتے ہیں دیتے ہیں اور اُنکے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ اُن کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۝۶۰

60. And those who give that which they give with hearts afraid because they are about to return unto their Lord,

اُولٰۗىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝۶۱

یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے اور یہی اُن کیلئے آگے نکل جاتے ہیں ۝۶۱

61. These race for the good things, and they shall win them in the race.

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۶۲

اور ہم کسی شخص کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس کتاب ہے جو سچ سچ کہہ دیتی ہے اور ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائیگا ۝۶۲

62. And We task not any soul beyond its scope, and with Us is a Record which speaketh the truth, and they will not be wronged.

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝۶۳

مگر اُنکے دل اِن (باتوں) کیطرف سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور انکے سوا اور اعمال بھی ہیں جو یہ کرتے رہتے ہیں ۝۶۳

63. Nay, but their hearts are in ignorance of this (Qur'an), and they have other works, besides, which they are doing;

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْــَٔرُوْنَ ۝۶۴

یہاں تک کہ جب ہم نے اُن میں سے آسودہ حال لوگوں کو پکڑ لیا تو وہ اُس وقت تلملا اُٹھیں گے ۝۶۴

64. Till when We grasp their luxurious ones with the punishment, behold! they supplicate.

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۖ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾

آج مت تلملاؤ تم کو ہم سے کچھ مدد نہیں ملے گی ﴿٦٥﴾

65. Supplicate not this day! Assuredly ye will not be helped by Us.

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ

میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں اور تم الٹے

عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾

پاؤں پھر پھر جاتے تھے ﴿٦٦﴾

66. My revelations were recited unto you, but ye used to turn back on your heels,

مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ ۖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾

اُن سے سرکشی کرتے کہانیوں میں مشغول ہوتے اور بیہودہ بکواس کرتے تھے ﴿٦٧﴾

67. In scorn thereof. Nightly did ye rave together.

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ

کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا یا اُنکے پاس کوئی ایسی

مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾

چیز آئی ہو جو اُنکے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی ﴿٦٨﴾

68. Have they not pondered the Word, or hath that come unto them which came not unto their fathers of old?

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ

یا اپنے پیغمبر کو جانتے پہچانتے نہیں اس وجہ سے اُن کو

مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾

نہیں مانتے؟ ﴿٦٩﴾

69. Or know they not their messenger, and so reject him?

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ

کیا یہ کہتے ہیں کہ اسے سودا ہے (نہیں) بلکہ وہ اُن کے

بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾

پاس حق کو لیکر آئے ہیں اور اُنمیں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں ﴿٧٠﴾

70. Or say they: There is a madness in him? Nay, but he bringeth them the Truth; and most of them are haters of the Truth.

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ

اور اگر (خدائے برحق) اُن کی خواہشوں پر چلے تو آسمان اور

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ

زمین اور جو اُن میں ہیں سب درہم برہم ہو جائیں بلکہ

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ

ہم نے اُن کے پاس اُن کی نصیحت (کی کتاب) پہنچا دی ہے

مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾

اور وہ اپنی (کتاب نصیحت) سے مُنہ پھیر رہے ہیں ﴿٧١﴾

71. And if the Truth had followed their desires, verily the heavens and the earth and whosoever is therein had been corrupted. Nay, We have brought them their Reminder, but from their Reminder they now turn away.

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۚ

کیا تم اُن سے (تبلیغ کے صلے میں) کچھ مال مانگتے ہو تو تمہارے پروردگار کا

وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾

مال بہت اچھا ہے اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ﴿٧٢﴾

72. Or dost thou ask of them (O Muhammad) any tribute? But the bounty of thy Lord is better, for He is best of all who make provision.

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾

اور تم تو اُن کو سیدھے رستے کی طرف بُلاتے ہو ﴿٧٣﴾

73. And lo! thou summonest them indeed unto a right path.

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ

اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ رستے سے

الصِّرَاطِ لَنَاكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾

الگ ہو رہے ہیں ﴿٧٤﴾

74. And lo! those who believe not in the Hereafter are indeed astray from the path.

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ

اور اگر ہم اُن پر رحم کریں اور جو تکلیفیں اُنکو پہنچ رہی ہیں وہ دُور

لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾

کر دیں تو اپنی سرکشی پر اڑے رہیں (اور) بھٹکتے (پھریں) ﴿٧٥﴾

75. Though We had mercy on them and relieved them of the harm afflicting them, they still would wander blindly on in their contumacy.

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا

اور ہم نے اُن کو عذاب میں بھی پکڑا تو بھی اُنہوں نے خدا کے آگے

لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾

عاجزی نہ کی اور وہ عاجزی کرتے ہی نہیں ﴿٧٦﴾

76. Already have We grasped them with punishment, but they humble not themselves unto their Lord, nor do they pray,

حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ

یہاں تک کہ جب ہم نے اُن پر عذاب شدید کا دروازہ

شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾

کھول دیا تو اُس وقت وہاں ناامید ہو گئے ﴿٧٧﴾

77. Until, when We open for them the gate of extreme punishment, behold! they are aghast thereat.

اسرار و معارف

اور تمام رسولوں کو اللہ نے ایک طریقِ حیات عطا فرما کر حکم دیا کہ پاکیزہ اور نفیس چیزیں کھاؤ اور اللہ کے بتائے ہوئے قواعد پر عمل کرو کہ میں تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہوں۔ یہ قوم جس کی طرف تم مبعوث ہوئے ہو تمہاری جماعت ہے جو ایک ہے اور متفق و متحد ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں لہٰذا میری عظمت کو ہر حال میں پیشِ نظر رکھو۔

غذا اور عمل

یہاں انبیاءؑ و رُسُل کو ارشاد فرما کر تمام قوموں کو ایک اصولی ضابطہ بتایا گیا ہے کہ حلال اور پاکیزہ غذا سے توفیقِ عمل نصیب ہوتی ہے اور اگر غذا ہی حلال نہ ہو تو نیک عمل کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ اگر کبھی ہے تو قبول نہیں ہوتا۔ صاحبِ نظر لوگوں کا ارشاد ہے کہ اسّی فیصد تعمیر غذا سے پندرہ فیصد ماحول سے اور پانچ فیصد تربیت سے ہوتی ہے اور غذا کے حلال ہونے کی بنیادی شرط اس کا طریقِ حصول ہے کہ معروف ذرائع سے حاصل کی جائے اور پھر شریعت کے حکم کے مطابق استعمال میں لائی جائے۔

نیز تمام ادیان میں ایک متفقہ لائحہ عمل دیا گیا جس کے اصول ہمیشہ ایک تھے۔ ہاں فروعات کا مدار فہمِ انسانی پر ہے لہٰذا مجتہدین کا فروعی اختلاف محض کہنے کو اختلاف ہوتا ہے حقیقی اختلاف وہ ہے جو اصولوں کو تقسیم کر دے یا نقصان پہنچائے جیسے توحید و رسالت یا کتاب و آخرت کے بارے عقیدوں میں اختلاف اور ایسے اختلافات ہر امت میں دین کو نقصان پہنچانے والوں اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے طلب گاروں نے پیدا کیے اور دین و ملت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور جو کچھ جس کے ہاتھ لگا اسی پر خوش ہو گیا کہ کچھ پیروکار تو مل گئے اور عیش کرنے کا موقع ملا۔ ساتھ ہیں دین پر چلنے کی شہرت بھی مگر ایسے لوگوں کا انجام بڑا خراب ہوتا ہے کہ دینِ حق ہی باقی رہتا ہے باطل اپنے ماننے والوں سمیت تباہ ہو جاتا ہے اگرچہ وقتی طور پر انہیں کچھ دنیاوی فائدے بھی حاصل ہوں تو انہیں اس وقت تک ان کے حال میں مست رہنے دیجئے اور اسی غلط فہمی کا اسیر رہنے دیں کہ انہیں مال و دولت اور اولاد و پیروکار مل رہے ہیں۔ شاید ان پر بڑا انعام ہو رہا ہے اور اللہ ان سے بہت خوش ہے۔ ہرگز نہیں یہ تو شعور ہی سے عاری ہیں کہ اللہ کی خوشنودی سے اللہ کا قرب اور اطاعت نصیب ہوتی ہے۔ مال و دولت تو کافر کے پاس بھی ہوتا ہے مگر ایسے لوگ جن پر اللہ کریم راضی ہوتے ہیں اور جنہیں اس کا قرب نصیب ہوتا ہے وہ تو اس کی محبت

اللہ کی رضامندی اور قربِ الٰہی کی نشانی

کے اس قدر اسیر ہو جاتے ہیں کہ اس کی معمولی ناراضگی کے خوف سے بھی لرز جاتے

ہیں اور اس کی نازل کردہ باتوں پر دل کی گہرائیوں سے یقین حاصل کر لیتے ہیں اور کبھی سوال نہیں پیدا ہوتا کہ اس کی صفات میں کسی کو اس جیسا سمجھیں اور اس کے علاوہ کسی سے امید وابستہ کریں اور اللہ نے انہیں جو دیا ہے وہ اسی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ مال، اولاد، جان اقتدار عقل وخرد غرض ہر نعمت کو اللہ ہی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ان کے قلوب تک لرزاں ترساں رہتے ہیں کہ میرے اعمال حقیر اور بے حیثیت اس کی ذات بہت عظیم اور بلند بھلا میں کیسے ان کی بارگاہ میں حاضری دے سکوں گا جبکہ مجھے ہر حال واپس اسی کے حضور جانا ہے اور وہ نیکی کی طرف لپکتے ہیں اور انہیں کوئی خدشہ اور وسوسہ نیک کام کرنے میں متامل نہیں کرتا بلکہ دوسروں سے پہلے پہنچتے ہیں اور ہاں یہ بھی سن لیجئے کہ جو کام بندے کے بس کا نہ ہو ہم اسے وہ کرنے کا حکم ہی نہیں دیتے نماز کے بارے میں اس سے باز پرس ہوگی اور نامۂ اعمال تو ہمارے پاس ہے جو بندے کی استعداد کار بھی اور عمل بھی سامنے رکھ دے گا۔ سچ سچ اور کھرا کھرا لہٰذا کسی کے ساتھ کوئی زیادتی ہرگز نہ ہوگی۔

قلب کی مدہوشی

اور منکرین کے دل ہی مدہوش ہو گئے اور جب کیفیات قلبی سے محروم ہوئے تو اُلٹے کاموں میں پڑ گئے یہاں تک کہ بُرائی اور غلط کاری ان کا اوڑھنا بچھونا بن گئی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آخر ایک روز یہ سب بڑے بڑے بھی پکڑے جائیں گے اور جب اللہ کا عذاب انہیں اپنی گرفت میں لے گا تب چلائیں گے تو ارشاد ہوگا کہ مت چلاؤ اب تمہیں عذابِ الٰہی سے کوئی نہیں چھڑا سکتا کہ جب تم کو اللہ کے احکام اور اس کے ارشادات سنائے جاتے تھے تو تم اُلٹے بھاگتے تھے اور اکڑتے تھے کہ ہم اس کی پرواہ نہیں رکھتے اور یہ محض قصے کہانیاں ہیں نیز بیہودہ بکواس اور یاوہ گوئی اختیار کرتے تھے۔ یہ حال مشرکینِ مکہ نے

توہین آمیز کلمات ہمیشہ کی محرومی کا باعث

دنیا میں بدر ہی میں دیکھ لیا اور برزخ میں بھی بھگت رہے ہیں اور قیامت کو بھگتیں گے۔ یہاں قابلِ غور بات یہ ہے اہلِ مکہ بلکہ بدر میں مخالف لڑنے والوں میں بھی ایسے خوش نصیب تھے جنہیں بعد میں اسلام نصیب ہوا اور شرف صحابیت سے نوازے گئے مگر یہ وہ لوگ تھے جو اگرچہ ایمان نہ لاتے تھے مگر بدکلامی نہ کرتے تھے۔ جن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدکلامی کی انہیں کبھی تو بہ نصیب نہ ہوئی اور یہی بدکلامی انہیں عذاب الٰہی میں پھنسانے کا سبب بن گئی لہٰذا اہلِ اللہ

سے اگر اتفاق نہ بھی ہو تو انہیں بُرا بھلا نہ کہا جائے گا اور بات شرافت سے اور ایک حد میں رہتے ہوئے کی جائے ورنہ ہمیشہ کی محرومی کا ڈر ہوتا ہے۔

کیا ان بدبختوں نے دعوت پر غور ہی نہیں کیا کہ اس میں کس قدر دلائل عقلیہ بھی اور نقلیہ بھی موجود تھے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کوئی ایسا انوکھا واقعہ تھا جس سے پہلے سے واقف نہ ہوں اور انہیں یہ پتہ نہ ہو کہ اللہ کی طرف سے انبیاءؑ مبعوث فرمائے جاتے رہے ہیں یعنی یہ خوب جانتے ہیں یا ان کا خیال ہے کہ معاذ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذہنی حالت صحیح نہیں تو کیا ایسے لوگوں کی باتیں اتنی قیمتی اور بے مثال ہوتی ہیں بھلا۔ بلکہ آپ تو ان کے پاس حق لائے ہیں۔ ہاں ان کے مزاج اتنے بگڑ چکے ہیں کہ حق کو قبول ہی نہیں کر پاتے ورنہ کیا یہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے نہیں کیا یہ ان کے حسب و نسب اور حیاتِ عالی سے بے خبر ہیں۔ یہ خوب جانتے ہیں مگر ماننے میں ان کے دل کی تباہ شدہ حالت دیوار بنی ہوئی ہے اور مانیں گے کیا یہ تو چاہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین ان کی خواہشات کو مانیں۔ انہیں یہ بھی شعور نہیں کہ اگر اللہ بھی ان کے مشورے ماننے لگے تو نظام کائنات تباہ ہو جائے اور ارض و سما کی ہر شے نیست و نابود ہو جائے۔ یہ اسی کو زیبا ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے انہیں تو چاہیے تھا کہ اللہ کی طرف سے بھیجے جانے والی نعمت کی قدر کرتے اور اسے دل و جان سے قبول کرتے مگر یہ بدنصیب تو اس کا نام تک لینے سے بیزار ہیں۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بدلہ میں مال و دولت مانگ رہے ہیں یا دین پر انہیں کچھ خرچ کرنا پڑ رہا ہے۔ ہرگز نہیں مال و دولت تو پروردگار ہی کا بہتر ہے جو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ یہاں ثابت ہے کہ انبیاءؑ کبھی دین کو

تبلیغ دین اور چندے

چندوں پہ نہیں پھیلاتے بلکہ حصول رزق کی اُمید اپنے رب سے وابستہ رکھتے ہیں اور جائز و حلال ذرائع سے رزق حاصل کرتے ہیں لہٰذا علماء حق کو بھی معروف ذرائع اختیار کر کے رزق پیدا کرنا چاہیے نہ کہ محض چندوں پہ عمر بسر کر دی جائے۔ آپ تو نہایت پیار اور خوبصورتی سے بہت ہی سیدھے راستے کی طرف بُلاتے ہیں اور جن کی سمجھ میں بات نہیں آتی وہ آخرت کا انکار کرتے ہیں خود انہی کی عقل الٹ ہو گئی ہے اور وہ راہِ حق سے دُور ہو گئے ہیں۔ جب کبھی مصیبت میں پھنستے ہیں اور اللہ ان پر رحم کر دے۔ انہیں دنیا کی مصیبت سے نجات دے تو پھر اپنی شرارت ہی میں لگ

جاتے ہیں بلکہ برائی میں اور آگے بڑھ جاتے ہیں جیسے اہلِ مکہ کو بدر میں سزا ملی پھر ان پر قحط مسلط ہو گیا تو خدمت عالی میں حاضر ہو کر دعا کے طالب ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ کی دُعا سے قحط رفع ہوئے تو پھر جنگ کی تیاری میں لگ گئے مگر کب تک آخر بہت سخت عذاب میں پکڑے جائیں گے جو اس قدر شدید ہو گا کہ انہیں منت سماجت کرنے اور گڑگڑانے کا ہوش بھی نہ رہے گا گویا آسمان سے بلاؤں کا دروازہ کھل جائے گا جو انہیں ہر طرح اپنی لپیٹ میں لے لیں گی اور یہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۷۸

اور وہی تو ہے جس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ (لیکن) تم کم شکر گزاری کرتے ہو ۝۷۸

78. He it is Who hath created for you ears and eyes and hearts. Small thanks give ye!

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۷۹

اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پیدا کیا اور اسی کی طرف تم جمع ہو کر جاؤ گے ۝۷۹

79. And He it is Who hath sown you broadcast in the earth, and unto Him ye will be gathered.

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۸۰

اور وہی ہے جو زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے اور رات اور دن کا بدلتے رہنا اسی کا تصرف ہے کیا تم سمجھتے نہیں؟ ۝۸۰

80. And He it is Who giveth life and causeth death, and His is the difference of night and day. Have ye then no sense?

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۸۱

بات یہ ہے کہ جو بات اگلے کافر کہتے تھے اسی طرح کی (بات) یہ کہتے ہیں ۝۸۱

81. Nay, but they say the like of that which said the men of old;

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۸۲

کہتے ہیں کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور استخوان (بوسیدہ) کے سوا کچھ نہ رہیگا تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے؟ ۝۸۲

82. They say: When we are dead and have become (mere) dust and bones, shall we then, forsooth, be raised again?

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸۳

یہ وعدہ ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی ہوتا چلا آیا ہے (اجی) یہ تو صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ۝۸۳

83. We were already promised this, we and our forefathers. Lo! this is naught but fables of the men of old.

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۸۴

کہو کہ اگر تم جانتے ہو تو (بتاؤ کہ) زمین اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) کس کا مال ہے ۝۸۴

84. Say: Unto Whom (belongeth) the earth and whosoever is therein, if ye have knowledge?

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۸۵

جھٹ بول اٹھیں گے کہ خدا کا۔ کہو کہ پھر تم سوچتے کیوں نہیں ۝۸۵

85. They will say: Unto Allah. Say: Will ye not then remember?

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝۸۶

(ان سے) پوچھو کہ سات آسمانوں کا کون مالک ہے اور عرش عظیم کا کون (مالک ہے)؟ ۝۸۶

86. Say: Who is Lord of the seven heavens, and Lord of the Tremendous Throne?

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۸۷

بیساختہ کہہ دینگے کہ (یہ چیزیں) خدا ہی کی ہیں کہو پھر تم ڈرتے کیوں نہیں ۝۸۷

87. They will say: Unto Allah (all that belongeth). Say: Will ye not then keep duty (unto Him)?

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۸۸

کہو کہ اگر تم جانتے ہو تو (بتاؤ کہ) وہ کون ہے جسکے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اسکے مقابل کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا ۝۸۸

88. Say: In Whose hand is the dominion over all things and He protecteth, while against Him there is no protection, if ye have knowledge?

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝۸۹

فوراً کہہ دینگے کہ (ایسی بادشاہی تو) خدا ہی کی ہے کہو پھر تم کہاں سے چکر میں آ رہے ہو ۝۸۹

89. They will say: Unto Allah (all that belongeth). Say: How then are ye bewitched?

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾

بلکہ ہم نے ان کے پاس حق پہنچا دیا اور (جو) جھوٹ پر (مبنی) ہے (یہ) جھوٹے ہیں ﴿۹۰﴾

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾

خدا نے نہ تو کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی اپنی مخلوقات کو لے کر چل دیتا اور ایک دوسرے پر غالب آجاتا۔ یہ لوگ جو کچھ (خدا کے بارے میں) بیان کرتے ہیں خدا اس سے پاک ہے ﴿۹۱﴾

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع

وہ پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے اور (مشرک) جو اسکے ساتھ شریک کرتے ہیں (اسکی شان) اس سے بلند ہے ﴿۹۲﴾

90. Nay, but We have brought them the Truth, and lo! they are liars.

91. Allah hath not chosen any son, nor is there any God along with Him; else would each God have assuredly championed that which he created, and some of them would assuredly have overcome others. Glorified be Allah above all that they allege!

92. Knower of the Invisible and the visible! and exalted be He over all that they ascribe as partners (unto Him)!

اسرار و معارف

بھلا جس وجود پہ تمہیں ناز ہے اور جس عقل و خرد سے بحث کرتے ہو یہ تم کہاں سے لائے ہو۔ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے کان پیدا فرمائے یعنی تمہیں سننے کی قوت بخشی۔ دیکھنے کی طاقت دی اور تمہارے سینے میں دل اور اس کے اندر اثرات و کیفیات پیدا کرنے کا جذبہ سمو دیا۔ یہ اس کے کتنے بڑے بڑے احسانات تھے مگر اے انسان تم میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو اس کا شکر ادا کرتے ہوں یا اے بنی آدم تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو لیکن یہ یاد رکھو اسی ذاتِ کریم نے تمہیں زمین پہ آباد کر رکھا ہے۔ اپنی زندگی کو دیکھو تمہارے ہر لمحے پہ اس کی قدرت کاملہ کی گرفت تمہیں پتہ دیتی ہے کہ تمہیں واپس اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے تم بھاگ نہیں سکتے وہ ذات ہے جو زندگی بھی دیتی ہے اور موت بھی وارد کرتی ہے اور وہی شب و روز یعنی سارے نظامِ کائنات کا بنانے اور چلانے والا ہے تم اتنی عقل بھی نہیں رکھتے کہ اس نظام میں تم اس سے چھپ ہی نہیں سکتے مگر یہ تو محض پہلوں کی بات سن کر وہی کہنے لگ گئے اور خود سوچنے یا سمجھنے کی کوشش ہی نہ کی اور کہہ دیا بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جب ہم مر کر مٹی میں مل جائیں گے اور گلی سڑی ہڈیاں بن جائیں گے تو پھر زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ یہ اور اس طرح کی باتیں ہمارے ساتھ بھی ہوتی ہیں اور پہلے ہمارے آباء و اجداد سے بھی ایسا کیا جاتا رہا پھر آج تک ایسا ہوا تو نہیں یہ محض کہنے کی باتیں اور قصے کہانیاں ہیں۔ قبل ازیں ولادتِ انسانی کے مراحل کو زیرِ بحث لا کر یہ ثابت فرمایا گیا ہے کہ پہلی بار کی پیدائش میں کس طرح سے ذرات جمع ہو کر اور مختلف پیچیدہ مراحل سے

گذر کر انسانی جسم بنتا ہے اور پھر روح ڈال کر اُسے پیدا کر دیا جاتا ہے۔ وہ قادر مطلق، دوسری بار بھی زندہ کر دے گا جبکہ دوسری بار اجزائے بدن پہلے کی طرح منتشر نہیں ہو سکتے۔ یہاں استدلال کا دوسرا رنگ اختیار فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اُن سے پوچھیے بھلا یہ زمین یہ جہاں اور جو کچھ اس میں ہے مادہ ہے یا انرجی ان سب کا مالک کون ہے تمہارے خیال کے مطابق یہ کس کی ملکیت ہیں تو یقیناً کہیں گے اللہ کی تو فرمایئے کہ تم یہ بھی نہیں سوچ سکتے کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اچھا زمین سے بالا آسمان اور آسمانوں کی دنیا یا آسمانی قوتیں اور عرشِ عظیم ان سب کا بنانے والا انہیں قوتیں اور مختلف اوصاف عطا کرنے والا اور ان کا مالک کون ہے کہیں گے اللہ کہ اس بات کا اقرار کرنا انسان کی مجبوری ہے اور تمام عقلی اور نقلی دلائل بالآخر ایک ہی ہستی کے مالک ہونے پر متفق ہیں مشرکین محض اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے شریکِ کار شامل کرتے رہتے ہیں تو جب یہ سب قوتیں اس کی مخلوق اور اسی کے تابع ہیں تو تم اس عظیم ہستی سے کیسے بگاڑ سکتے ہو کیوں اس کی اطاعت کر کے اس کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے بھلا یہ تو بتاؤ کہ کائنات کا ہر ذرہ اور کائنات کی ہر طاقت کس کی محکوم ہے اور کون ہے جو اگر چاہے تو تمام طاقتوں کی گرفت سے کسی کو محفوظ کر لے مگر اس کی گرفت سے دو عالم کی کوئی طاقت چھڑا نہ سکے اور سب قوتوں کی تاثیر بدل جائے۔ کیا تمہیں ان حقائق کے بارے کچھ علم ہے تو انہیں کہنا پڑے گا کہ صرف اللہ کہ کائنات کی ہر قوت ہر ذرہ ہر جھونکا اور ہر کرن اسی کے بنائے ہوئے نظام میں اسی کی تابعداری کرتی نظر آتی ہے تو کیسے پھر تم پر کون سا جادو چل گیا کہ اس کی بارگاہ کو چھوڑ کر اور اس کی اطاعت سے منہ موڑ کر تباہی کے راستے پر گامزن ہو؟

یہ احسانِ باری ہے کہ اللہ نے انہیں حق اور سچائی کا راستہ تمام دلائل کے ساتھ پہنچایا مگر یہ لوگ جو انکار کر رہے ہیں یہ جھوٹے ہیں اور انہوں نے اپنی طرف سے اللہ کے جو شریک گھڑ رکھے ہیں سب جھوٹ ہے اللہ کا کوئی بیٹا نہیں وہ اس بات سے بہت بلند ہے۔ اس کی سلطنت میں اور نہ اس کے حکم میں اس کا کوئی حصہ دار ہے اگر ایسا ہوتا اور ایک سے زیادہ معبود اور حاکم ہوتے تو ان کے احکام بھی کبھی تو مختلف ہو جاتے اور نظام عالم بگڑ جاتا۔ اشیاء ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتیں لیکن ایسا نہیں ہوتا اس لیے کہ وہ اکیلا حکم دینے والا ہے اور پاک ہے ان باتوں سے جو ان لوگوں نے گھڑ رکھی ہیں۔ وہ ہر ظاہر و پوشیدہ چیز کا علم رکھتا ہے اور انہوں

نے جو اس کے شریک گھڑ رکھے ہیں انہیں تو خود اپنی ذات کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔ اللہ ان سب باتوں سے بہت ہی بلند ہے۔

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٣﴾

(اے محمد) کہو کہ اے پروردگار جس عذاب کا ان (کفار) سے وعدہ ہوا ہے اگر تو میری زندگی میں ان پر نازل کر کے مجھے بھی دکھائے ﴿٩٣﴾

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾

تو اے پروردگار مجھے (اس سے محفوظ رکھیو اور) ان ظالموں میں شامل نہ کیجیو ﴿٩٤﴾

وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾

اور جو وعدہ ہم ان سے کر رہے ہیں ہم تم کو دکھا کر ان پر نازل کرنے پر قادر ہیں ﴿٩٥﴾

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿٩٦﴾

اور بری بات کے جواب میں ایسی بات کہو جو نہایت اچھی ہو اور یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے ﴿٩٦﴾

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾

اور کہو کہ اے پروردگار میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ﴿٩٧﴾

وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾

اور اے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آموجود ہوں ﴿٩٨﴾

حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾

(یہ لوگ اسی طرح غفلت میں رہیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائیگی تو کہیگا کہ اے پروردگار مجھے پھر دنیا میں واپس بھیجدے ﴿٩٩﴾

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾

تاکہ میں اس میں جسے چھوڑ آیا ہوں نیک کام کیا کروں ہرگز نہیں ایک ایسی بات ہے کہ وہ اسے زبان سے کہہ رہا ہوگا (اور اسکے ساتھ عمل نہیں ہوگا) اور انکے پیچھے برزخ ہے (جہاں وہ) اس دن تک کہ (دوبارہ) اٹھائے جائینگے (رہیں گے) ﴿١٠٠﴾

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾

پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ تو ان میں قرابتیں رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے ﴿١٠١﴾

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾

تو جن کے (عملوں کے) بوجھ بھاری ہوں گے وہ فلاح پانے والے ہیں ﴿١٠٢﴾

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾

اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ﴿١٠٣﴾

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾

آگ ان کے مونہوں کو جھلس دے گی اور وہ اس میں تیوری چڑھائے ہوں گے ﴿١٠٤﴾

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾

کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں (نہیں) تم ان کو (سنتے تھے اور) جھٹلاتے تھے ﴿١٠٥﴾

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا

اے ہمارے پروردگار ہم پر ہماری کمبختی غالب ہوگئی اور

93. Say: My Lord ! If Thou shouldst show me that which they are promised.

94. My Lord! then set me not among the wrongdoing folk !

95. And verily We are Able to show thee that which We have promised them.

96. Repel evil with that which is better. We are best Aware of that which they allege.

97. And say: My Lord! I seek refuge in Thee from suggestions of the evil ones,

98. And I seek refuge in Thee, my Lord, lest they be present with me,

99. Until, when death cometh unto one of them, he saith: My Lord! Send me back,

100. That I may do right in that which I have left behind! But nay! It is but a word that he speaketh; and behind them is a barrier until the day when they are raised.

101. And when the trumpet is blown there will be no kinship among them that day, nor will they ask of one another.

102. Then those whose scales are heavy, they are the successful.

103. And those whose scales are light are those who lose their souls, in hell abiding.

104. The fire burneth their faces, and they are glum therein.

105. (It will be said): Were not My revelations recited unto you, and then ye used to deny them?

106. They will say: Our Lord! Our evil fortune con-

quered us, and we were erring folk.

107. Our Lord! Oh, bring us forth from hence! If we return (to evil) then indeed we shall be wrong-doers.

108. He saith: Begone therein, and speak not unto Me.

109. Lo! there was a party of My slaves who said: Our Lord! We believe, therefor forgive us and have mercy on us for Thou art best of all who show mercy;

110. But ye chose them for a laughing-stock until they caused you to forget remembrance of Me, while ye laughed at them.

111. Lo! I have rewarded them this day forasmuch as they were steadfast; and they verily are the triumphant.

112. He will say: How long tarried ye in the earth, counting by years?

113. They will say: We tarried but a day or part of a day. Ask of those who keep count!

114. He will say: Ye tarried but a little if ye only knew.

115. Deemed ye then that We had created you for naught, and that ye would not be returned unto Us?

116. Now Allah be exalted, the True King! There is no God save Him, the Lord of the Throne of Grace.

117. He who crieth unto any other god along with Allah hath no proof thereof. His reckoning is only with his Lord. Lo! disbelievers will not be successful.

118. And (O Muhammad) say: My Lord! Forgive and have mercy, for Thou art best of all who show mercy!

—o—

قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾

ہم رستے سے بھٹک گئے ﴿١٠٦﴾

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا

اے پروردگار ہم کو اس میں سے نکال دے۔ اگر ہم پھر

ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٧﴾

(ایسے کام) کریں تو ظالم ہوں گے ﴿١٠٧﴾

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿١٠٨﴾

(خدا) فرمائیگا کہ اسی میں ذلت کیساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو ﴿١٠٨﴾

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ

میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو دعا کیا کرتا تھا کہ اے

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ

ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو تُو ہم کو بخش دے اور ہم

خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ﴿١٠٩﴾

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ

تو تم اُن سے تمسخر کرتے رہے یہاں تک کہ اُنکے پیچھے میری یاد

ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿١١٠﴾

بھی بھول گئے۔ اور تم (ہمیشہ) اُن سے ہنسی کیا کرتے تھے ﴿١١٠﴾

اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ

آج میں نے اُن کو اُن کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہ کامیاب

هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿١١١﴾

ہو گئے ﴿١١١﴾

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿١١٢﴾

(خدا) پوچھے گا کہ تم زمین میں کتنے برس رہے؟ ﴿١١٢﴾

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ

وہ کہیں گے کہ ہم ایک روز یا ایک روز سے بھی کم رہے

الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٣﴾

تھے شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے ﴿١١٣﴾

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ

(خدا) فرمائے گا کہ (وہاں) تم (بہت ہی) کم رہے۔ کاش تم

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٤﴾

جانتے ہوتے ﴿١١٤﴾

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے

اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾

اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟ ﴿١١٥﴾

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اسکی شان اس سے) اونچی ہے۔ اُسکے

هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾

سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش بزرگ کا مالک ہے ﴿١١٦﴾

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ

اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اُسکے

لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ

پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا۔

لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾

کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے ﴿١١٧﴾

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ

اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور

الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾ ع

(مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ﴿١١٨﴾

اسرار و معارف

آپ یہ دعا کیجئے کہ ایمان دار بندے یہ سیکھ لیں کہ اے اللہ جب میرے سامنے ان پر عذاب آئے اور تیری

گرفت میں آئیں تو اے میرے پروردگار مجھے ان ظالموں سے الگ رکھیے گا اور ان پر آنے والے عذاب سے محفوظ فرمایئے گا اس لیے کہ ہمیں قدرت حاصل ہے کہ ان سے عذاب کے وعدے کیے جا رہے ہیں وہ پورے کر دیں اور آپ کو بھی دکھا دیں چنانچہ کفار پر مکہ میں مختلف عذاب وارد ہوتے پھر میدان میں انہیں شکست ہوئی اور روئے زمین پر مسلسل شکست ہوتی چلی گئی اور اللہ کریم نے دنیا میں جن عذابوں سے خبردار کیا تھا وہ واقع ہو کر رہے۔

کفار و مشرکین سے الگ رہنا ضروری ہے

یہاں واضح ہے کہ مومن شکل و صورت وضع قطع میں بھی کفار سے الگ اپنی پہچان رکھتا ہے کہ عقیدے اور عمل میں اس کا راستہ جدا ہے پھر اس سے بھی خطا ہو سکتی ہے تو دعا کرے کہ اللہ مجھے کفار کے ساتھ عذاب میں شامل نہ فرمانا بلکہ میرے قصور معاف فرما اور یہ اس قدر ضروری ہے کہ اس دعا کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا جو معصوم ہیں خطا کا امکان نہیں اور رحمتِ مجسم ہیں مگر دعا تعلیم فرما کر یہ بتا دیا گیا کہ سب مسلمانوں کو ہر حال میں کفار سے الگ اسلامی تشخص برقرار بھی رکھنا ہے اور ان سے الگ رہنے کی دعا بھی کرتا رہے اور جب تک انہیں مہلت مل رہی ہے اور ان پر عملاً عذاب واقع نہیں ہو رہا آپ ان کی برائی کا جواب اپنے خوبصورت اور نرم رویّہ سے دیجیے کہ برائی کا جواب برائی سے دیا جائے تو وہ بڑھتی ہے جبکہ آپ کی شان اسے مٹانا ہے۔ ہاں وہ کس قدر زیادتی کرتے ہیں اور آپ کی شان میں کس قدر گستاخ ہیں۔ یہ ہمارے علم میں ہے یعنی اس کا بدلہ انہیں قدرت سے ملے گا اور غصے میں جذبات بھڑک اُٹھتے ہیں تو شیطان کے لیے اپنی

غصّہ اور شیطان سے بچنے کی دُعا

بات ڈالنا آسان ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ایسی حالت میں اللہ سے دعا کی جائے کہ اے اللہ میں شیطان کی مداخلت سے تیری پناہ کا طالب ہوں بلکہ میری گذارش تو یہ ہے کہ شیطان کو مجھ سے دور رکھ اور اسے میرے قریب بھی نہ آنے دے چہ جائیکہ وہ وسوسے ڈالنے لگے یہ دعا غصہ کی حالت میں پڑھی جائے تو غصّہ ٹھیک ہو جاتا ہے، اور جن لوگوں کو وساوس آتے ہوں وہ پڑھا کریں تو نجات نصیب ہوتی ہے نیز بعض حضرات کے نزدیک یہ آیات جہاد کے حکم سے منسوخ ہو گئیں مگر ایسا نہیں یہ آیات حُسنِ خلق کا حکم دے رہی ہیں جیسے اسلام نے عین حالت جنگ میں بھی باقی رکھا کہ عورت یا بچے کو قتل نہ کیا جائے۔ معابد نہ اجاڑے جائیں۔ فصلوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔

مذہبی لوگ جو جنگ میں شامل نہیں ہوتے انہیں قتل نہ کیا جائے۔ قیدیوں سے حُسنِ سلوک مفتوح اقوام کے حقوق یہ سب اسلام کا حُسن خلق ہی تو ہے جہاد جنگ نہیں بلکہ برائی کو مٹانے کی کوشش کا نام ہے جس کا اپنا حُسن ہے۔

اور کفار کا حال تو یہ ہے کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آتا ہے یعنی برزخ نظر آنے لگتا ہے فرشتے دکھائی دیتے ہیں تب انہیں آخرت کا یقین آجاتا ہے پھر اللہ ؑ سے دُعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہمیں واپس جانے دے یعنی دنیا کی زندگی میں پلٹنے دے کہ ہم ایمان لائیں اور تیری اطاعت کے کام کریں۔ یہ سب تو ہم نے چھوڑ رکھا تھا۔ اب اس کی اہمیت کا اندازہ ہوا آپ مہربانی کیجئے اگر مرنے والے کو دیکھا جائے تو وہ موت سے کتنی دیر پہلے سب سے کٹ کر ایک طرف ہی متوجہ ہوجاتا ہے اور ظاہراً ابھی سمجھ آتی ہے کہ اب اس کی توجہ صرف آخرت کی جانب لگی ہے اور کفار پر تو کئی روز پہلے یہ حال طاری ہوجاتا ہے اللہ معاف فرمائے بعض تو مہینوں موت کی دہلیز پہ لٹکے رہتے ہیں فرمایا جب آخرت منکشف ہوگئی تو اب واپسی کیسی یہ ہرگز نہیں ہوسکتا یہ تو محض ایک بات ہے جو وہ کہے جارہے ہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں اب ان کو برزخ ہی میں داخل ہونا ہے جو ان کے روبرو ہے جہاں قیام قیامت تک سب کو رہنا ہے۔ دنیا اور قیامِ قیامت کے درمیان عالمِ برزخ کہلاتا ہے جسے ایک انتظار گاہ کہا جاسکتا ہے مگر وہاں بھی ہر آدمی کی ایک حیثیت ہے۔ نیک و بد کو اس کی حیثیت کے مطابق ہی رکھا جاتا ہے۔ پھر جب دوبارہ صُور پھُونکا جائے گا اور قیامت قائم ہوگی سب اُٹھ کر میدانِ حشر میں جمع ہوں گے تو کفر کی نامُرادی کا یہ عالم ہوگا کہ کوئی کسی رشتے اور نسب کی پرواہ کرے گا نہ حال پوچھے گا کہ سب اپنی اپنی مصیبت میں اس قدر پھنسے ہُوئے ہوں گے کہ دوسروں کو بھُول جائیں گے۔ ہاں یہ حال کفار کا ہے مومنین کا آپس میں ملنا ایک دوسرے کی شفاعت اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا یہ سب ثابت ہے اور جن کے اعمال کے وزن ہونے کے وقت نیکی کا پلڑا بھاری ہوا وہی کامیابی کو پہنچیں گے اور جن کا نیکی کا پلڑا کم پڑ گیا اور بدی کا پلڑا بھاری ہوگیا وہ سخت نقصان میں رہے اس لیے کہ وہ دوزخ میں جائیں گے جہاں انہیں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ مفسرین کرام نے کتاب اللہ کی دوسری آیات سے استدلال فرما کر لکھا ہے کہ نیکی کا پلڑا بھاری

مومن و کافر کے اعمال کا وزن

ہونے کا معنی یہ ہے مومن کی برائی کا پلڑا سرے سے خالی ہوگا کہ اس سے گناہ بھی سرزد ہو تو توبہ کرتا ہے۔ ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ نماز سے معاف ہوتے ہیں اور ہر حال میں اللہ کو یاد کر کے معافی کا طلبگار رہتا ہے لہٰذا اس کا بدی کا پلڑا خالی ہوگا اور کافر کی کوئی نیکی قبول ہی نہیں ہوتی کہ اگر کوئی نیک کام بھی کرے تو اپنی پسند سے کرتا ہے اور دنیا کے فائدے کے لیے کرتا ہے کہ نہ وہ اللہ سے ایمان رکھتا ہے نہ آخرت سے لہٰذا اس کا نیکی کا پلڑا خالی ہوگا اور وہ جہنم میں داخل کیا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ ہاں مومنین میں نماز کے تارک یا ذکرِ الٰہی سے غافل لوگ اگر گناہ لے جائیں گے تو ان کی مثال زنگ کی سی ہوگی اور انہیں جہنم میں وہ زنگ اتارنے کو داخل ہونا پڑے گا پھر بھی آخر نجات پائیں گے مگر کفار تو ہمیشہ رہیں گے جہاں آگ ان کے حُلیے بگاڑ دے گی اور جل بھُن کر شکلیں مسخ ہو کر ڈراؤنی ہو جائیں گی۔ اُوپر کے ہونٹ اوپر اور نیچے کے نیچے کو لٹک جائیں گے تب زور زور سے چلائیں گے تو ارشاد ہوگا کیا تمہارے سامنے میری آیات پیش نہ کی گئیں، یقیناً تمہیں حق کی دعوت پہنچی مگر تم تو اس کی تکذیب کرتے تھے اور ٹھکرا دی تم میں سے تو کہیں گے اے پروردگار یہ ہماری بدبختی اور شقاوت یعنی دل کی گناہوں کے باعث سختی کا نتیجہ تھا کہ ہم گمراہ ہو گئے اور حق کو نہ اپنایا۔ اے ہمارے رب یعنی وہاں مانیں گے کہ رب صرف اللہ ہے دنیا میں بے شمار لوگوں سے امیدیں وابستہ تھیں اب سمجھے کہ حق کیا ہے۔ سو اے ہمارے رب ہمیں اس جہنم سے نکال کر پھر سے دُنیا میں بھیج دیکھ ہم کس طرح غلامی کرتے ہیں اگر ہم پھر اسی کے حقدار ٹھہرے تو پھر قصوروار ہم ہی ہوں گے تو ارشاد ہوگا جاؤ جہنّم میں ذلیل ہوتے رہو اور آئندہ کبھی مجھے مت پکارو۔ بات کرنے کی کوشش بھی نہ کرو العیاذاً باللہ یہ بہت سخت عذاب کی حالت ہوگی کہ اس کے بعد اہلِ جہنم بات تک کرنے سے محروم ہو جائیں گے اور ایک دوسرے پر بھی صرف بھونکیں گے تب انہیں کہا جائے گا کہ دُنیا میں میرے ایسے

اہل اللہ کا احترام ضروری ہے

بندے بھی تو تھے جو مجھے وہاں اپنا رب مان کر دُعا کرتے تھے کہ ہمارے پروردگار ہم تیری ذات وصفات پر یقین رکھتے ہیں بندے ہیں خطا ہو جاتی ہے ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہم پر رحم فرما کہ تو ہی سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے تو تم ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ ان کی توہین کرتے تھے جس کی سزا یہ ملی کہ تمہیں میری

یاد ہی بھول گئی تم کو میرا ذکر تک کرنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی اور تمہاری ساری عمر کا حاصل صرف یہ رہا کہ میرے مقبول بندوں کا مذاق اڑایا کیے۔ آج تمہارے سامنے میں ان کو عزت و عظمت دوں گا تمہاری ایذا اور مشکلات حیات میں انہوں نے جو صبر کیا اس کا انعام دوں گا اور انہیں اپنے کرم سے سرفراز کروں گا بھلا یہ تو سوچو کہ دنیا کی زندگی تھی ہی کتنی کہ تم پر اطاعت کرنا بھاری ہو گیا تھا تو کہہ اٹھیں گے دن بھر رہی ہوگی یا کم و بیش اے اللہ حساب جاننے والوں سے پوچھ ہمیں اس کا حساب بھی یاد نہیں آرہا تو ارشاد ہوگا واقعی تم بہت ہی تھوڑا عرصہ رہے کہ آخرت کی کبھی ختم نہ ہونے والی زندگی کے مقابل اس کی کوئی حیثیت نہیں بنتی اگر تم جانتے اور جاننے کی کوشش کرتے تو بات ایسی ہی تھی مگر تم نے یہ سوچ لیا تھا کہ شاید تمہیں پیدا کرنے کا کوئی مقصد ہی نہیں اور یہ سارا نظام محض عبث ہے اس کا کوئی نتیجہ نہ ہوگا اور نہ تمہیں واپس ہماری بارگاہ میں حاضر ہونا ہوگا مگر یاد رکھو اللہ اس بات سے بہت بلند ہے کہ وہ کوئی شے عبث پیدا فرمائے۔ وہ حقیقی بادشاہ ہے اور اس کا ہر فعل حق ہے ہرگز عبث نہیں ہو سکتا۔ اس کی ذات اتنی عظیم ہے کہ کوئی اس کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ وہ اکیلا عبادت کا مستحق ہے اور عرش عظیم کا مالک ہے یعنی کاروبار حیات کا سب سے بڑا دفتر اس اکیلے کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ لہٰذا جو لوگ بھی اس کے علاوہ کسی کی پوجا کرتے ہیں ان کے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں اور انہیں پروردگارِ عالم کے حضور اس بات کا حساب بھی دینا ہوگا جہاں کافر کو کبھی کامیابی نہ مل سکے گی اور آپ یہ دعا کیا کیجئے کہ میرے رب مجھے معاف فرما اور میرے حال پر رحم فرما کہ تو ہی سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ الحمد للہ سورہ مؤمنون کی تفسیر تمام ہوئی۔